



سوال

میں نے سنا ہے کہ غسل خانے میں گفتگو نہیں کرنی چاہیے یہ کوئی لچھا عمل نہیں ہے تو کیا یہ حکم اس وقت بھی لاگو ہوگا جب قضاے حاجت کرتے ہوئے میں اپنے آپ سے محو کلام ہوں؟

جواب

بہم قسم کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے، اور دور و سلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں :

اول :

غسل خانے میں گفتگو اگر قضاے حاجت کے دوران ہو تو یہ ممنوع ہے، خلاف ادب اور مروت سے بھی متصادم ہے۔

علامہ نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"قضاے حاجت کے دوران گفتگو کرنا متفقہ طور پر مکروہ ہے۔

ہمارے [شافعی] فقہائے کرام کہتے ہیں : قضاے حاجت کے دوران بہم قسم کا کلام کرنا مکروہ ہے، تاہم جہاں ضرورت ہو وہاں استیثنا دیا جائے گا، مثلاً : قضاے حاجت کرنے والا شخص کسی ناپنا شخص کو دیکھے کہ وہ کسی کنویں میں گرنے والا ہے یا وہ کسی سانپ کو دیکھے یا کسی موذی جانور کو دیکھے جو کسی انسان کو نقصان پہنچانے کے لیے اس کی طرف بڑھ رہا ہو یا انسان کے علاوہ کسی بھی ایسی چیز کی طرف بڑھ رہا ہو جس کی جان بچانا یا احترام کرنا ضروری ہے تو ان حالتوں میں قضاے حاجت کے دوران گفتگو کرنا مکروہ نہیں ہے بلکہ ان میں سے اکثر صورتیں ایسی ہیں جن میں بات کرنا واجب ہے۔" ختم شد

"المجموع" (88/2)

اور اگر غسل خانے میں گفتگو قضاے حاجت کی حالت میں نہ ہو تو پھر ایسی کوئی دلیل نہیں ہے جو غسل خانے میں بات کرنے سے روکنے پر دلالت کرتی ہو؛ کیونکہ کسی بھی کام کا اصل حکم مباح ہوتا ہے۔

الشیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ سے پوچھا گیا :

"قضاے حاجت میں مصروف ہونے سے پہلے واش روم میں داخل ہونے کے بعد گفتگو کرنے کا کیا حکم ہے؟

توانہوں نے جواب دیا :

اس میں کوئی حرج نہیں ہے، خصوصاً ایسی صورت میں جب گفتگو کرنے کی ضرورت ہو، کیونکہ اس عمل سے روکنے کی کوئی صریح ممانعت نہیں ہے۔ ممانعت صرف اس معاملے کے متعلق ہے کہ جب دو فرد ایک دوسرے کے سامنے قضاے حاجت کے لیے بیٹھیں اور دونوں اسی دوران ایک دوسرے سے باتیں بھی کریں۔ یہ کام کرنا منع ہے، چنانچہ قضاے حاجت کی جگہ میں بات چیت کرنے سے ممانعت کی کوئی صریح نص نہیں ہے۔" ختم شد

"لقاء الباب المفتوح" (11/171) مکتبہ شاملہ کی ترتیب کے مطابق۔



الاسلام سوال و جواب

337473